جلد ۲۶ | ۳۰ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۷۲

تحریک جدید کا امانت فنڈ اور احباب جماعت کا فرض

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

(از حضرت [illegible])

تحریک جدید کے تمام مطالبات اگرچہ اپنی اپنی جگہ نہایت اہم ہیں۔ اور ہماری جماعت میں سے ہر شخص کا یہ اولین فرض ہے۔ کہ وہ ان کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل تصور کرتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہو مگر ایک مطالبہ کو بالخصوص یہ فوقیت حاصل ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اُسے "الہامی تحریک" قرار دیا ہے۔ اور اس کے فوائد کا مجملاً ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ فتنۂ احرار۔ اور فتنۂ مصری کو نابود کرنے میں اس تحریک کا بہت بڑا دخل ہے۔

پس گو تمام مطالبات ہی اس قابل ہیں۔ کہ جماعت کا ہر چھوٹا بڑا شخص لبیک یا امیر المومنین لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھے۔ اور ان پر عمل کرتے ہوئے اپنی جانی اور مالی قربانیوں کے تحیر خیز نظارے دُنیا کے سامنے پیش کرے۔ مگر اس نقطۂ نگاہ کے ماتحت کہ تمام مطالبات میں سے صرف ایک مطالبہ کو "الہامی" قرار دیا گیا ہے۔ یقیناً ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ اس کی اہمیت کو خاص طور پر محسوس کرے۔ اور نہ صرف خود اس کو پورا کرنے کی کوشش کرے بلکہ اپنے اعزہ و اقارب اور اپنے دوستوں۔ ہمسائیوں اور تعلقات محبت رکھنے والوں کو بھی اس میں شامل ہونے کی تحریک کرے۔

کون ہے جو یہ خواہش نہ رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے زیادہ سے زیادہ ثواب ملے۔ اور جب وہ وفات پا کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو۔ تو اس کی نیکیوں کا پلڑا بہت بھاری ہو۔ مگر اس خواہش کے پایۂ تکمیل تک پہونچنے کے دو ہی ذریعے ہیں۔ اول یہ کہ انسان خود نیکی کرے اور دوسرے یہ کہ دوسروں کو نیک کاموں کی تحریک کرے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ارشادات سے یہ امر ثابت ہے کہ جس طرح ہر نیک کام کرنے کی بہترین جزا اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو ملے گی اسی طرح دوسروں کو نیک کاموں کی تحریک کرنے کی جزا بھی اس کی طرف سے ملے گی۔

پس احباب اگر تحریک جدید کے اس مطالبہ میں خود شامل ہوں اور دوسروں کو بھی شامل کرنے کی کوشش کریں۔ تو یقیناً دوہرا ثواب حاصل کر سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے مستحق ہو سکتے ہیں۔

یہ مطالبہ امانت جائداد کا ہے جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ مخلصین جماعت ہر ماہ کچھ نہ کچھ روپیہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بطور امانت جمع کراتے جائیں۔ جو اُن کے مطالبہ کرنے پر بصورت نقد یا بصورت جائداد انہیں واپس دے دیا جائے گا۔ دور اول میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی میعاد تین سال مقرر فرمائی تھی۔ مگر تحریک جدید کے دور ثانی میں حضور نے اس میعاد کو مزید سات سال تک ممتد فرما دیا ہے۔ پس امانت فنڈ کا موجودہ دور ہفت سالہ ہے۔ اور احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر ماہ کچھ نہ کچھ روپیہ پس انداز کر کے اس میں جمع کراتے جائیں۔ روپیہ کا جمع کرنا یوں بھی ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو جبکہ آپ جموں میں ملازم تھے۔ ایک خط میں تحریر فرمایا۔ کہ ہر ماہ آپ کچھ نہ کچھ روپیہ جمع کرتے رہیں۔ لیکن اگر ایسا روپیہ ضروریات دین پر خرچ ہو۔ اسلام کی اشاعت پر خرچ ہو۔ مرکز سلسلہ کو مضبوط کرنے پر خرچ ہو دشمنوں کے حملوں کو دُور کرنے پر خرچ ہو اور بایں ہمہ اپنی اصلی صورت میں محفوظ بھی ہو۔ تو ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ تحریک جدید کا امانت فنڈ اسی صورت کا حامل ہے۔ یعنی ایک طرف احباب جماعت کا تمام روپیہ محفوظ ہے۔ اور دوسری طرف اس سے بعض ایسے کام ہو رہے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں مرکز سلسلہ کی مضبوطی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقینی ہے۔ اندریں حالات احباب جماعت سے گزارش ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں نہ صرف خود شامل ہوں۔ بلکہ دوسروں کو بھی شامل کرنے کی کوشش کریں۔ لوگ ڈاکخانوں میں روپیہ جمع کراتے ہیں بنکوں میں جمع کراتے ہیں یا تجارت پر روپیہ لگاتے ہیں۔ اور دُنیوی لحاظ سے یہ سب طریق مستحسن سمجھے جاتے ہیں لیکن کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنا روپیہ اس امانت فنڈ میں جمع کریں۔

جس کا اجرا الہامی طور پر ہُوا۔ اور جس کی بنیاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے رکھی ہے۔ یقیناً ایسے بابرکت فنڈ میں روپیہ جمع کرنے والے کبھی خسارہ میں نہیں رہ سکتے ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس فنڈ کی اہمیت کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

(۱) "امانت فنڈ کے ذریعہ احرار کو خطرناک شکست ہوئی ہے۔ اتنی خطرناک شکست کہ میں سمجھتا ہوں ان کی شکست میں ۵۰ فیصدی حصہ امانت فنڈ کا ہے۔ لیکن باوجود اس قدر فائدہ حاصل ہونے کے دوستوں کا تمام روپیہ محفوظ ہے"۔

(۲) "ہم اس روپے کے ذریعہ جماعت کی اقتصادی ترقی کے لئے وہ تمام کام کر سکتے ہیں۔ جو حکومتیں کیا کرتی ہیں۔ آخر حکومت تو ہمارے پاس ہے نہیں کہ ہم اپنی جماعت کی اصلاح اور ترقی کے لئے وہ ذرائع اختیار کر سکیں۔ جو حکومتیں اختیار کیا کرتی ہیں۔ لیکن اگر امانت فنڈ میں کافی روپیہ آنے لگ جائے۔ تو ایسے تمام ذرائع اختیار کئے جا سکتے ہیں"۔

(۳) "امانت فنڈ کا استعمال ایسا مبارک اور ایسا اعلےٰ درجے کا ثابت ہُوا ہے۔ کہ مَیں سمجھتا ہوں اگر دس بارہ سال تک ہماری جماعت کے دوست اپنے نفسوں پر زور ڈال کر امانت فنڈ میں روپیہ جمع کراتے رہیں۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے قادیان اور اسکے گرد و نواح میں ہماری جماعت کی مخالفت ۹۵ فیصدی کم ہو جائے۔ اور صرف پانچ یا سات فی صدی رہ جائے"۔

(۴) "یہ ایک نہایت ہی اہم چیز ہے جس کی طرف جماعت کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ میں نے کہا تھا کہ جو لوگ اس فنڈ میں روپیہ جمع کرانا چاہیں۔ وہ ایک روپیہ سے کم رقم جمع نہ کرائیں۔ اور جو ایک روپیہ بھی نہ دے سکیں۔ وہ چند آدمی ملکر جمع کرائیں۔ تاکہ ہر جماعت اس ثواب میں شامل ہو جائے"۔

(۵) "غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان میں سے امانت فنڈ کی تحریک پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے، کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے اہم کام ہوئے ہیں۔ کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ انسان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ان ارشادات کو پیش کرتے ہوئے احباب جماعت سے توقع کی جاتی ہے کہ جسطرح انہوں نے باقی مطالبات میں سرگرمی سے حصہ لیا ہے۔ اسی طرح وہ اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے بھی کھڑے ہو جائیں گے۔ اور اپنے اپنے حسابات دفتر امانت فنڈ تحریک جدید میں جلد سے جلد کھلوا کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دعا اور اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرینگے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج دس بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ حرارت نہیں لیکن ضعف اور نقاہت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں؛

آج گیارہ بجے کے قریب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے طلباء مدرسہ احمدیہ کی درخواست پر قصر خلافت میں طلباء مدرسہ کو جو کہ موسمی تعطیلات کی وجہ سے گھروں کو روانہ ہونے والے تھے۔ شرف مصافحہ بخشا اور دعا فرمائی ؛

جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور سلسلہ کے ایک ضروری کام کے لئے شملہ گئے ہیں ؛

کل بعد نماز عصر بابو وہاب الدین صاحب ابن جمعدار نواب الدین صاحب مرحوم نے اپنی ہمشیرہ ہاجرہ بیگم کی تقریب رخصتانہ پر بعض اصحاب کو مدعو کیا۔ یہ نکاح ۲۲ جولائی کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے چودہری نور الدین صاحب ذیلدار چک ۶ آر۔ایل کے ساتھ پانچ سو روپیہ مہر پر پڑھا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ چودہری صاحب کو اولاد صالح عطا کرے۔

۲۳ جولائی۔ بروز ہفتہ دو عیسائی مشنری قادیان دیکھنے کے لئے آئے۔ ان میں سے ایک پادری پریتجا صاحب ایم۔اے تھے۔ جو کہ ہسپانیہ کے رہنے والے اور کیمبرج کے گریجوایٹ ہیں۔ اور سنٹ زیویر کالج بمبئی میں پروفیسر ہیں۔ دوسرے پادری فرانسس تو وطن بلجیم حال متعین امرتسر تھے۔ ان کو مرکز کے مختلف ادارے دکھائے گئے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی ملاقات کا موقعہ دیا۔ جو ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک رہی ؛

لالہ کلیان داس صاحب رئیس اعظم ملتان جنہوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... کے مزار کا پتہ کشف میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو دکھایا تھا۔ آج شام قادیان تشریف لے آئے ہیں ؛

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ کی صحت کے لئے درخواست دُعا

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد سلمہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج بذریعہ تار قاہرہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ انہیں ۱۰۴ درجہ کا بخار ہے۔ احباب جماعت صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت و عافیت کے لئے خاص طور پر دُعائیں کریں ؛

مجاہد تحریک جدید چودہری حاجی احمد خان صاحب ایاز کی واپسی

قادیان ۲۷ جولائی۔ ہمارے مجاہد بھائی چودہری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔اے ایل۔ایل۔بی جو جنوری ۱۹۳۶ء میں تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ اسلام کے لئے بوڈاپسٹ (ہنگری) تشریف لے گئے تھے۔ اور پھر وہاں کے مشن کو مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔اے کے سپرد کر کے قریباً ایک سال کا عرصہ ہُوا وارسا (پولینڈ) تشریف لے گئے۔ مگر وہاں سے بعض ناقابل حل مشکلات کی وجہ سے زیچوسلواکیہ میں چلے گئے تھے۔ اب وہاں سے کل ساڑھے نو بجے کی گاڑی سے تشریف لائے۔ بہت سے احباب باوجود بارش کے اپنے مجاہد بھائی کے استقبال کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ گاڑی آنے پر اللہ اکبر حضرت امیر المومنین زندہ باد۔ مجاہد تحریک جدید زندہ باد کے نعرے بلند کئے گئے۔ چونکہ ایاز صاحب نیشنل لیگ کور کے سالار جیش اور قائد اعظم رہ چکے ہیں۔ اس لئے کور کے والنٹیرز بالخصوص باوردی استقبال کے لئے موجود تھے۔

م بلکہ ان کے ایک وفد نے بٹالہ میں آپ کا استقبال کیا۔ گاڑی سے اترنے پر انچارج صاحب تحریک جدید منتخب شدہ مجاہدین۔ افسران کور اور بعض دوسرے احباب نے ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اس کے بعد آپ نے سب سے مصافحہ کیا۔ اور کار پر شہر میں آ گئے۔ جہاں مسجد مبارک میں دو نفل ادا کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر دعا کے لئے گئے۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے آپکو شرف ملاقات بخشا۔ اور ایک گھنٹہ تک ان ممالک کے حالات دریافت فرماتے رہے ؛

قرآن کریم کے نزول کے متعلق ایک سوال کا جواب

از حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مُفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سوال

ایک صاحب نے جو غیر احمدی ہیں حال ہی میں ایک خط مرکز میں ارسال کیا جس میں تحریر کیا۔ کہ مجھے قرآن کے ایک مسئلہ میں شک ہے جس کو میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

ایک جگہ خداوند کریم فرماتا ہے۔ کہ میں نے قرآن شریف کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔ مگر دوسری جگہ فرماتا ہے کہ میں نے ماہِ رمضان میں نازل کیا۔ اور تیسری جگہ فرماتا ہے۔ کہ میں نے لیلۃ القدر میں نازل کیا۔ اس مسئلہ کو حل کریں۔ میں نے اس مسئلے کے بارے میں بہت کوشش کی ہے۔ مگر کسی نے تسلی بخش جواب نہیں دیا۔

اس کے جواب میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے حسب ذیل مضمون لکھا ہے:-

جواب

عربی زبان میں رات کو لیلۃ کہتے ہیں اور قدر کے معنے ہیں تقدیر اور اندازہ کرنے کے پس لیلۃ القدر کے معنے ہُوئے اندازہ کرنے کی رات۔ اور فارسی زبان میں رات کو شب کہتے ہیں پس شب قدر کے معنے ہُوئے اندازہ کرنے کی رات۔ گویا لیلۃ القدر اور شب قدر دونوں کے معنے ہیں اندازہ کرنے کی رات۔ اور شب قدر اور لیلۃ القدر ایک ہی چیز ہیں۔ جس کو عربی میں لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ اُسی کو فارسی میں شب قدر کہتے ہیں۔ جس طرح رمضان ایک مہینہ ہے جس میں روزے رکھے جاتے ہیں۔ اور مہینہ کو فارسی میں ماہ اور عربی میں شہر کہتے ہیں۔ پس فارسی میں رمضان کے مہینہ کو ماہ رمضان کہینگے۔ اور عربی میں شہرِ رمضان۔ اور ماہِ رمضان اور شہر رمضان سے روزوں کا مہینہ ہی مُراد ہوگا۔ نہ کہ کچھ اور۔

اسی طرح اندازہ کی رات کو فارسی میں شب قدر۔ اور عربی میں لیلۃ القدر کہیں گے۔ اور دونوں سے ایک ہی رات مراد ہوگی۔ اور چونکہ قرآن مجید عربی زبان میں ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں اس اندازہ کی رات کو لیلۃ القدر کہا گیا ہے جس کا ترجمہ فارسی میں شب قدر کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید چونکہ فارسی زبان میں نہیں۔ اس لئے قرآن مجید میں شب قدر کے الفاظ نہیں آئے۔

قرآن میں شب قدر کا کوئی ذکر نہیں

پس نہ تو شب قدر اور لیلۃ القدر جُدا جُدا دو راتیں ہیں۔ اور نہ ہی قرآن مجید میں کسی جگہ شب قدر کے الفاظ کا ذکر آیا ہے۔ اس لئے آپ نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ "ایک جگہ خداوند کریم فرماتا ہے۔ کہ میں نے قرآن شریف کو شب قدر میں نازل کیا ہے" اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ کہ میں نے لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے" اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لکھتے ہیں۔ کہ خداوند کریم ایک جگہ تو فرماتا ہے۔ کہ میں نے قرآن شریف کو شب قدر میں نازل کیا۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ میں نے قرآن شریف لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ خداوند کریم نے لیلۃ القدر میں نازل کرنے کے سوا کسی اور جگہ ہرگز یہ نہیں فرمایا۔ کہ میں نے قرآن شریف کو شب قدر میں نازل کیا ہے اگر آپ قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں تو اول سے آخر تک تلاش کر لیں۔ لیلۃ القدر میں نازل کرنے کے سوا کسی اور جگہ یہ لکھا ہوا آپ ہرگز نہ پائیں گے۔ کہ ہم نے قرآن شریف شب قدر میں نازل کیا ہے۔ اور اگر خود قرآن مجید نہیں پڑھے ہوئے۔ اور کسی ملّا سے سُنا ہے۔ تو اس کو کہیں۔ لیلۃ القدر کے لفظ کے سوا جہاں شب قدر لکھا ہُوا ہے وُہ مجھے بتائیں۔ تو وُہ کبھی آپ کو یہ نہیں بتا سکے گا۔

پس یہ بالکل سچی بات ہے۔ کہ قرآن مجید میں لیلۃ القدر کے سوا کسی اور جگہ شب قدر میں نازل کرنے کا ذکر نہیں۔ بلکہ اسی لیلۃ القدر کا فارسی ترجمہ شب قدر ہے۔

شب قدر کیا ہے؟

قرآن مجید اور حدیثوں میں۔ اور تفسیروں اور کتب فقہ میں کہیں بھی لیلۃ القدر کے سوا کسی رات کا نام شب قدر نہیں آیا۔ خصوصاً رمضان سے پہلے قمری مہینہ کی درمیانی ایک رات کا کہ جس کو عام مُسلمان عید کی طرح مانتے ہیں۔ اور اس میں عموماً آتش بازی ہوتی ہے۔ اور جس کو شب قدر اور شب رات اور شب برات کہتے ہیں۔ اس کا ذکر نہ تو قرآن مجید میں ہے۔ اور نہ ہی کسی صحیح حدیث میں۔ اور نہ ہی فقہ کی ان کتابوں میں اس کا کوئی نام و نشان ہے۔ جن میں دین کے مسائل درج ہیں۔ اور جو دینی اور عربی مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں۔ یہ تیسری عید تو ملّا صاحبان نے اپنے حلوا کے لئے ایجاد کی ہُوئی ہے۔ آپ حنفی مولوی صاحب کو کہیں۔ کہ ھدایہ میں اگر اس شب قدر کا ذکر ہے۔ تو آپ مجھے اس کی وُہ عبارت اور حوالہ لکھدیں۔ اور اگر وُہ اہل حدیث ہے۔ تو آپ اس سے صحیح بخاری کی اس حدیث کے لکھدینے کا مطالبہ کریں۔ کہ جس میں اس شب قدر اور شب برات کا ذکر ہے۔ بلکہ وُہ ان کتابوں میں آپ کو شب قدر کا لفظ ہی نہیں دکھا سکیں گے اگر کوئی دکھائے گا۔ تو صرف لیلۃ القدر کا لفظ دکھائے گا۔ اور اس سے آپ کو معلُوم ہو جائیگا۔ کہ لیلۃ القدر ہی کا فارسی ترجمہ شب قدر ہے۔ اور لیلۃ القدر کے سوا کتب اسلامیہ میں کسی اور رات کا ذکر نہیں جس کا نام شب قدر ہو۔ اور رمضان سے پہلے مہینہ شعبان کی کسی معین رات کا نام شریعت اسلامیہ میں شب قدر نہیں آیا۔ بلکہ لیلۃ القدر ہی کا فارسی نام شب قدر ہے۔ چونکہ قرآن مجید میں صرف ایک رات میں قرآن شریف کے نازل ہونے کا ذکر ہے۔ جس رات کو عربی میں لیلۃ القدر اور فارسی میں شب قدر کہتے ہیں۔ اس لئے یہ اختلاف تو مٹ گیا۔

لیلۃ القدر کیا ہے؟

اب رہا یہ کہ "ایک جگہ فرمایا ہے۔ کہ میں نے ماہ رمضان میں نازل کیا ہے۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ماہ رمضان میں ۳۰ یا ۲۹ راتیں ہوتی ہیں۔ اور صحیح حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ لیلۃ القدر ماہ رمضان کی طاق راتوں میں سے کوئی رات ہے۔ اور خصوصیت سے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی رات ہوتی ہے۔ پس ان حدیثوں سے صاف معلوم ہُوا۔ کہ لیلۃ القدر رمضان کی کوئی رات ہے مگر کوئی معین رات نہیں۔ بلکہ ماہ رمضان کی ہر ایک رات لیلۃ القدر ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے۔ یعنی کسی سال پہلی رات لیلۃ القدر ہو جائے گی۔ اور کسی سال میں دوسری اور کسی سال تیسری رات وغیرہ۔ مگر زیادہ تر طاق راتوں میں سے کوئی رات لیلۃ القدر ہوتی ہے اور سارے مہینہ کی طاق راتوں میں سے بھی خصوصیت سے بیس تاریخ کے بعد کی طاق راتوں میں سے کوئی طاق رات لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ اور ان میں سے بھی زیادہ تر ۲۷ تاریخ کی رات لیلۃ القدر ہُوا کرتی ہے۔ اور جو کام کسی مہینہ کے کسی دن یا رات یا دونوں میں کسی مہینہ کی رات یا دو کے ایک منٹ یا گھنٹہ یا ۱۲ گھنٹوں یا ۲۴ گھنٹوں میں ہو۔ یا مہینہ کے ایک دن یا ۲۔ یا ۳ دن میں یا مہینہ کے سارے دنوں میں ہو۔ اس کو یہی کہا جاتا ہے کہ فلاں کام فلاں مہینہ میں ہُوا۔ اور اس کو سب لوگ جانتے ہیں۔ اور اس کو استعمال کرتے رہتے ہیں

پس جب قرآن مجید لیلۃ القدر میں نازل فرمایا گیا۔ جس کو فارسی میں شب قدر کہتے ہیں۔ اور لیلۃ القدر ماہ رمضان کی راتوں میں سے کوئی رات ہوتی ہے۔ تو پھر لیلۃ القدر میں نازل ہونے سے جو کہ رمضان کی ایک رات ہے۔ یہ کہنا بھی صحیح ہے۔ کہ قرآن مجید رمضان میں نازل ہوا۔ کیونکہ لیلۃ القدر ماہ رمضان کی ایک رات ہے۔ اور جب کسی مہینہ کی رات یا دن یا اس کے کسی حصہ میں کوئی کام ہو تو اسکو جیسے یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں کام فلاں مہینہ کی فلاں رات یا فلاں دن یا فلاں حصہ میں ہوا ہے۔ اسی طرح اس کو یوں بھی کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں کام فلاں مہینہ میں ہوا ہے۔ لہٰذا جب قرآن مجید کو خداوند کریم نے لیلۃ القدر میں نازل فرمایا ہے۔ اور یہ ماہ رمضان کی ایک رات ہے۔ تو جس طرح یہ کہا جاتا ہے کہ خداوند کریم نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر یا بلفظ فارسی شب قدر میں نازل فرمایا ہے۔ اسی طرح یہ بھی کہنا صحیح ہے۔ کہ خداوند کریم نے قرآن مجید کو ماہ رمضان میں نازل فرمایا۔

تاریخ خمیس ایک بڑی معتبر اسلامی تاریخ کی کتاب ہے۔ اس میں ایک حدیث لکھی ہے کہ قرآن مجید رمضان شریف کی پانچویں تاریخ میں نازل ہوا۔

اب میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ کی سمجھ میں یہ دونوں باتیں آگئی ہونگی کہ شب قدر کوئی اور رات نہیں۔ بلکہ لیلۃ القدر ہی کو فارسی میں شب قدر کہتے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ قرآن مجید شب قدر میں نازل ہوا ہے۔ تو اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ قرآن مجید لیلۃ القدر میں نازل ہوا ہے۔ نیز یہ کہ لیلۃ القدر میں نازل کرنے اور ماہ رمضان میں نازل کرنے میں کوئی اختلاف نہیں۔ کیونکہ لیلۃ القدر ماہ رمضان کی ایک رات ہے ٭

تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق

ایک دلچسپ مکالمہ

ناصر۔ سعید اور رشید موسم گرما کی تعطیلات کی وجہ سے کالج کے بند ہونے پر اپنے گاؤں میں آئے ہوئے ہیں۔ نماز عصر کے بعد سیر کو جاتے ہوئے ان میں جو گفتگو ہوئی۔ اس کا ضروری حصہ پیش کیا جاتا ہے ٭

رشید۔ بھائی سعید ناصر صاحب تو کچھ عرصہ سے اب بالکل سادگی پسند ہو گئے ہیں۔ لباس اور کھانے پینے کے معاملہ میں جو اہتمام اور شان پہلے تھی۔ اب اس سے نصف بھی نظر نہیں آتی۔ آخر اتنے بڑے انقلاب کا سبب؟

سعید۔ بات یہ ہے کہ ان کے امام کا جنہیں یہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح کہتے ہیں حکم ہے کہ تمام احمدی سادہ زندگی بسر کریں۔ کھانے پینے اور لباس کے معاملہ میں سادگی اور کفائت شعاری سے کام لیں۔ اور اس تحریک کا ان کی ساری جماعت پر بہت گہرا اثر ہے۔ مرد عورتیں بچے سب سادہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بھائی سچ تو یہ ہے کہ یہ کام انہی کی جماعت کا ہے۔ ہم بھی کہنے کو تو مسلمان ہیں۔ مگر یہ تنظیم اور جوش عمل کہاں۔

رشید۔ کیا اس قسم کی کفائت شعاری کا حکم اس لئے دیا گیا ہے۔ کہ جو بچت ہو وُہ چندہ میں دے دیں۔ یہ تو مجھے معلوم ہے۔ کہ ان کی جماعت میں داخل ہو کر چندے بہت دینے پڑتے ہیں۔

ناصر۔ بھائی رشید بے شک ہمیں چندے ادا کرنے ہوتے ہیں۔ اور آپکو بھی تو کسی نہ کسی رنگ میں دینے ہی پڑتے ہیں۔ مگر فرق یہ ہے کہ ہمارے چندے باقاعدگی کے ساتھ ایک نظام کے ماتحت جمع ہوتے ہیں۔ اور پھر جس غرض کے لئے ہم روپیہ دیتے ہیں اس پر صرف ہوتا ہے اور نتیجہ ہمیں نظر آتا ہے کہ ان چندوں سے کسقدر تبلیغ کا کام ہو رہا ہے مگر آپ لوگوں کا روپیہ کسی نظام کے ماتحت نہیں صرف ہوتا۔ بلکہ جس کے ہاتھ لگ جائے۔ وہ اسے اپنی ذاتی ملکیت سمجھ لیتا ہے۔ اور اپنی ذات پر صرف کر دیتا ہے ہمیں کفائت شعاری اور سادگی کا حکم ایک نئی سکیم کے ماتحت ہمارے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے دیا ہے۔ جسکی غرض یہ ہے کہ قوم کے افراد میں ایثار اور قربانی کی روح پیدا ہو۔ اور اپنے سلسلہ عالیہ کی ترقی کے لئے اس قسم کی قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہو جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے کی تھیں۔ آپ ایک عالم خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ تو آپکو معلوم ہی ہو گا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی چندوں کی ضرورت لاحق ہوتی تھی۔ اور صحابہ کرام کی قربانی اور ایثار کی مثالیں اس پر شاہد ہیں۔

سعید۔ اتنا تو میں بھی جانتا ہوں کہ اس تحریک سے ان کے حضرت صاحب کا یہ منشا ہے۔ کہ ان کے جماعت کے افراد کی اپنی حالت بھی درست اور مضبوط ہو۔ اور دین کے لئے ضرورت کے وقت شاندار قربانیاں بھی کر سکیں۔ کل ہی بھائی ناصر کے والد صاحب کہہ رہے تھے۔ بڑی مدت سے خواہش تھی کہ قادیان میں مکان بناؤں۔ مگر اسباب میسر نہ آتے تھے الحمد للہ اب حضرت امیرالمومنین کی تحریک جدید کی ایک مد کے ذریعہ سے یہ غرض پوری ہوتی نظر آ رہی ہے۔ انہوں نے کسی امانت کا نام لیا تھا۔ کہ اس میں آہستہ آہستہ روپیہ جمع ہو گیا ہے۔ اور وہاں پر مکان بنانے کی صورت نکل آئی ہے ٭

ناصر۔ ہاں یہ ٹھیک ہے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی تحریک جدید میں ایک مطالبہ یہ بھی ہے کہ احمدی قادیان میں مکان بنوائیں تاکہ مرکز کی حالت مضبوط سے مضبوط ہو۔ اس کے ساتھ ایک مطالبہ یہ بھی ہے کہ مرکز میں ایک امانت فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ اس میں اپنی آمد کا ایک حصہ جمع کرایا جائے یہ روپیہ بالکل محفوظ ہوتا ہے۔ میعاد کے اختتام پر یا روپیہ دے دیا جاتا ہے یا اس کے عوض جائداد۔ اس مطالبہ کے مطابق والد صاحب آہستہ آہستہ روپیہ جمع کراتے رہے ہیں۔ جو اب ایک معقول رقم کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اس سے وہاں پر مکان بنانے کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اب آپ اندازہ کر لیں کہ اس تحریک سے ہمیں کس قدر فائدہ حاصل ہوا ہے۔

سعید۔ بھائی یہ سب ایک ہاتھ پر جمع ہونے اپنے امام کے احکام کو بسر و چشم بجا لانے کی برکت ہے۔ ہمارے ہاں تو کوئی ایسا قابل اعتماد ادارہ ہی نہیں۔ جس میں روپیہ محفوظ سمجھا جائے۔ ضرورت کے وقت بنکوں کی طرف ہی رجوع کرنا پڑتا ہے۔

رشید۔ اچھا یہ بتایئے اب رخصتیں یہیں ہی ختم ہوں گی۔ یا کسی جگہ تفریح کے لئے بھی جائیں گے۔

سعید۔ اس کا جواب تو ناصر صاحب ہی دیں گے۔ کیونکہ ان کے بغیر تفریح کا لطف نہیں آئے گا۔ میں نے تو چند روز ہوئے انہیں سینما دیکھنے کے لئے کہا تھا تو انہوں نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا تھا کہ ہمارے حضرت صاحب نے اس سے منع فرما دیا ہے۔ اور کیا تم نے مجھے گزشتہ تین سال کے دوران میں کبھی کسی تماشہ گاہ سینما یا تھیٹر وغیرہ میں دیکھا ہے۔

رشید۔ تو کیا ان کے امام نے انہیں زندگی کے تمام لطفوں سے محروم کر دیا ہے۔

ناصر۔ نہیں بھائی رشید ایسا ہرگز نہیں آپ جن چیزوں کو زندگی کا لطف قرار دیتے ہیں وہ حقیقۃً اخلاق کو تباہ برباد کرنے والی ہیں چونکہ ہمارے ناکام و نامراد معاندین کی طرف سے ہماری جماعت کی انتہائی مخالفت ہونی شروع ہوئی تھی جس کا مقابلہ کرنا ضروری تھا۔ جسکا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ جماعت پر مالی بوجھ بڑھ جاتا اور اسے زیادہ سے زیادہ قربانی کرنی پڑتی۔

اس لئے ہمارے حضرت امیر المومنین نے یہ حکم دیا کہ سادہ زندگی بسر کی جائے اور سینما۔ سرکس۔ تھیٹر وغیرہ تماشوں سے پرہیز کیا جائے۔ اس سے دو فائدے ہوئے ایک تو ہمارے اوقات ضائع ہونے سے بچے۔ دوسرے مالی فائدہ حاصل ہوا۔

باقی رہا یہ کہ رخصتوں میں کہیں تفریح کیلئے جانا چاہیئے۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ گزشتہ سال بھی میں ایک ماہ تبلیغ کے لئے گیا تھا۔ امسال پھر میں نے ایک ماہ کی رخصتیں تبلیغ کے لئے وقف کی ہوئی ہیں۔ اور چند ہی دنوں تک مرکز سے اطلاع آنے پر مقررہ حلقہ تبلیغ میں چلا جاؤں گا۔ کیونکہ تحریک جدید کا ایک مطالبہ یہ بھی ہے۔ کہ سال میں کچھ عرصہ تبلیغ کیلئے وقف کیا جائے۔

رشید۔ تو بھائی سعید اب ناصر صاحب کا تو ساتھ چھوٹا۔ اب تو شائد یہ امسال بی۔ اے کا امتحان دینے کے بعد قادیان میں ہی ڈیرا لگا ئینگے۔

ناصر یہ بھی درست ہے۔ بھائی سعید کو علم ہے۔ کہ میرا تعلیمی پروگرام بدل چکا ہے۔ اور اب بی۔ اے کے امتحان کے بعد میں اپنی زندگی کے کم از کم سات سال تحریک جدید کے ماتحت وقف کر رہا ہوں۔ کالج کی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد قادیان جا کر کچھ عرصہ علم دین حاصل کروں گا۔ پھر حضرت امیر المومنین کے حکم کے ماتحت کسی بیرونی ملک میں تبلیغ کے لئے چلا جاؤنگا اور وہاں پر تبلیغ کے ساتھ ساتھ اپنے اخراجات بھی خود اٹھاؤں گا۔ کیونکہ مرکز کی طرف سے صرف ابتدا میں معمولی امداد ملتی ہے۔ اور چھ ماہ کے بعد اپنا خرچ خود اٹھانا پڑتا ہے۔

رشید۔ کیا آپ کے والد صاحب بھی اس بات پر رضامند ہیں۔ ان کے ارادے تو آپ کی تعلیم کے متعلق بہت بلند تھے

ناصر۔ ان کے مشورہ سے ہی یہ پروگرام بنا ہے۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کر کے خود حضرت امیر المومنین کے حضور لکھا تھا۔ اور حضور کی منظوری کی اطلاع بھی آچکی ہے۔ والد صاحب کا اپنا ارادہ بھی یہی ہے۔ کہ آئندہ سال پنشن ہونے پر قادیان چلے جائیں۔ اور وہاں پر سلسلہ کا کوئی کام آنریری طور پر سرانجام دیں۔ چھوٹے بھائی کو تو اس سال وہ قادیان کے سکول میں بھیج رہے ہیں۔ وہاں پر تحریک جدید کے ماتحت ایک بورڈنگ قائم کیا گیا ہے جس میں ہر قسم کی دینی اور اخلاقی تربیت ہوتی ہے۔ اس میں اسے داخل کرائینگے

رشید۔ یہ سب باتیں احرار کی مخالفت کے بعد پیدا ہوئی ہیں۔ سنا ہے۔ کہ ہمارے کالج سے آنے سے پہلے آپ کی جماعت کے ایک صاحب جو ایڈووکیٹ ہیں۔ یہاں آئے تھے۔ اور انہوں نے احمدیت کے متعلق بہت اچھی تقریر کی تھی۔ ان کے ہمراہ ایک سائیکلسٹ تھا۔ جس نے بتایا کہ وہ سارے علاقہ کی تبلیغی سروے کرنے پر متعین ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ احرار کی مخالفت کو ہر رنگ میں نابود کرنے کی کوشش ہے اور ان کے اثر کو کلی طور پر مٹایا جا رہا ہے

ناصر۔ یہ درست ہے کہ جب بظاہر احرار نے لیکن دراصل تمام معاند طاقتوں نے مل کر جماعت احمدیہ کی مخالفت کی تو ہمارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہر رنگ میں نہ صرف اپنی جماعت کی حفاظت کی بہترین تدابیر فرمائیں۔ بلکہ اس کی ترقی کی سکیم بھی تیار کی۔ اور اللہ تعالےٰ کی نصرت اور تائید سے تین سال کے اندر اندر ایسی شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ جس کی مثال آج تک ہماری جماعت کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ چین۔ جاپان۔ سنگاپور۔ جاوا۔ ہنگری۔ پولینڈ۔ اٹلی۔ سپین۔ اور بہت سے دوسرے ممالک میں اس عرصہ میں جماعت احمدیہ کے نئے تبلیغی مشن قائم کر دئے ہیں۔ ہندوستان اور خصوصاً پنجاب میں تبلیغ احمدیت کا کام بہت بڑھ گیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ہزارہا انسان اندرون اور بیرون ہند سے احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں اور ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن اس کے مقابل میں آپ کے احرار نے کیا کیا ہے

سعید:۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہمارا احرار کے ساتھ کیا تعلق۔ وہ تو تمام مسلمانوں میں ذلیل اور رسوا ہو چکے ہیں۔ قدم قدم پر انہوں نے ملت اسلامیہ سے غداری کی۔ ان کا ذکر چھوڑیئے کوئی اور بات کیجئے۔

ناصر:۔ اب مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ اور میرا معمول ہے کہ میں روزانہ اس نماز کے بعد دعا مانگا کرتا ہوں۔ کیونکہ تحریک جدید کا ایک مطالبہ دعا کرنے کے متعلق بھی ہے۔ کہ ہم بے بس و بیکس ہیں۔ ہماری جماعت کمزور اور بے سروسامان ہے۔ مخالفت کا طوفان اور سیلاب بے پناہ ہے۔ اس میں صرف اور صرف اللہ تعالےٰ ہی محافظ ہے۔ اس کے آگے ہماری دعا اور التجا ہے کہ اے رب العالمین تو ان حالات میں اپنی اس غریب اور ناتوان جماعت کی مدد فرما۔

اس کے بعد ناصر نے نماز شروع کر دی۔ پھر بہت دیر تک دعا میں مصروف رہا

خاکسار ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل۔ قادیان

گیانی عجائب سنگھ صاحب کا ایک عجوبہ

دنیا میں جو لوگ اسم بامسمیٰ ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک جناب گیانی عجائب سنگھ صاحب ہیں۔ ان کے عجائبات میں سے صرف ایک بطور نمونہ رسالہ امرت سے جو شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے پیش کیا جاتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

بابا نانک صاحب کے لئے ایک کشمیری پیر نے پیشگوئی کی تھی پیر صاحب لکھتے ہیں

بود نانک عارف مرد خدا ｝ راز ہائے معرفت زو راہ کشا
لیکن ایں مرد خدا اہل شفا ｝ کرد قوم کرد ہائے زار ہا

(رسالہ امرت ماہ نومبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۳۶ کالم ۲)

گیانی عجائب سنگھ صاحب کے پیش کردہ اشعار جن کو انہوں نے ایک کشمیری پیر کے بتایا ہے۔ دراصل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہیں۔ جو حضور نے اپنی کتاب ست بچن کے صفحہ ۲ پر تحریر فرمائے ہیں۔

گیانی عجائب سنگھ کا یہ لکھنا کہ یہ ایک کشمیری پیر کی پیشگوئی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ اور یہ اسی سے ظاہر ہے۔ کہ اس کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ نہ یہ شعر کسی کشمیری پیر کے ہیں۔ اور نہ ان میں کوئی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ست بچن ۱۸۹۵ء میں طبع ہوئی۔ جس میں یہ شعر درج ہیں۔ ان کو بابا نانک صاحب کے متعلق جو قریباً اس کے پونے چار صد سال پیشتر وفات پا چکے تھے پیشگوئی بتلانا عجائب سنگھ کا ہی کام ہے۔ خاکسار

گیانی واحد حسین
مبلغ جماعت احمدیہ
قادیان

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب ساؤتھ فیلڈز کی مسجد میں

لنڈن کا اخبار ساؤتھ ویسٹرن سٹار اپنی ۱۵ر جولائی ۳۶ء کی اشاعت میں "ایک خاتون کے حیرت انگیز رویا" کے ضمنی عنوان سے لکھتا ہے۔

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ممبر ایگزیکٹو کونسل وائسرائے ہند نے گذشتہ اتوار کو بچھلے پہر ساؤتھ فیلڈز کی مسجد میں ایک دلچسپ تقریر کی۔ سامعین کی تعداد جن میں عیسائی اور مسلمان دونو مذاہب کے لوگ شامل تھے۔ پچاس کے قریب تھی۔ چائے نوشی کے بعد مولوی جلال الدین صاحب شمس نائب امام مسجد نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور مولوی اے۔ آر۔ درد صاحب امام مسجد نے سر موصوف کا تعارف کیا سر موصوف نے اپنی والدہ کی زندگی پر تقریر کی۔ جن کا قریباً دو ماہ ہوئے انتقال ہوا ہے۔ آپ نے بتایا کہ مرحومہ کی پیدائش پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں ہوئی تھی۔ مرحومہ بچپن ہی میں ہونہار اور خوش مزاج تھیں ایک دفعہ بچپن میں انہوں نے دو بھینسوں کی دموں کو باہم اس طرح باندھ دیا۔ کہ آخر ایک کی دم کو کاٹنا پڑا۔ اسی طرح ایک دفعہ اپنی دو بہنوں کے بال باہم باندھ دیئے لیکن خیر گذری کہ ان میں سے کسی کا سر نہ کاٹنا پڑا۔ مرحومہ کے ہاں پہلے بچہ کی پیدائش پر ایک بیوہ عورت نے جس کے متعلق مشہور تھا۔ کہ وہ جادوگرنی ہے۔ اسے کہا کہ اگر تم مجھے خوراک یا نقدی نہ دوگی۔ تو تمہارا بچہ زندہ نہ رہ سکے گا۔ مرحومہ نے اسے کچھ دینے سے انکار کر دیا۔ اور بچہ فوت ہوگیا۔ مگر مرحومہ نے کہا کہ یہ اللہ تعالےٰ کی مشیت اور اتفاق ہے۔ اسی عورت کی طرف سے ایسے ہی کلمات کے بعد جب مرحومہ کا دوسرا بچہ بھی فوت ہوگیا۔ تو یہ مرحومہ کے لئے سخت ابتلا کا موقعہ تھا۔ مگر مرحومہ کے عقیدہ میں ذرا تزلزل نہ آیا۔ مرحومہ کے تین اور بچے فوت ہوئے۔ اور پھر سر موصوف کی ولادت ہوئی۔ ایک خواب میں مرحومہ سے کسی نے کہا۔ کہ اپنی ناک کو سوئی سے جس میں اونٹ کا بال پرویا ہوا ہو۔ چھید ڈالو۔ مگر مرحومہ چونکہ ایسے توہمات کی قائل نہ تھیں۔ اور خدا تعالےٰ کی قدرتوں پر پورا ایمان رکھتی تھیں۔ اس لئے ایسا نہ کیا۔ دنیا میں یا مرحومہ کی زندگی میں کسی عظیم الشان واقعہ سے قبل مرحومہ کو واضح طور پر ایسے کشوف ہو جاتے تھے۔ جن میں اس واقعہ کے متعلق پیشگوئی ہوتی تھی۔ ایک خواب میں مرحوم کو بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیارت ہوئی۔ اور کچھ عرصہ بعد جب مرحومہ نے حضور علیہ السلام کو دیکھا۔ اور خواب کے حلیہ سے سر مو فرق نہ پایا۔ تو فوراً بیعت کی درخواست کی۔ جو فوراً منظور کر لی گئی۔ حالانکہ ایسا بہت ہی شاذ ہوتا تھا۔ بعد ازاں مرحومہ کے خاوند اور فرزند احمدیت میں داخل ہوگئے۔ مرحومہ اپنی وفات تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سرگرم اور پرجوش ممبر رہیں۔ سر موصوف کے شکریہ کے بعد مولانا اے۔ آر۔ درد صاحب نے کہا کہ یہ رویاء کشوف کسی علم یا سپر چولزم کے ذریعہ نہیں دیکھے جا سکتے۔

تحصیلداری کے امیدواروں کو اطلاع

پنجاب اور صوبہ سرحد شمالی مغربی کی مشترکہ پبلک سروس کمیشن تحصیلداری کی آسامی کے لئے امیدواروں سے ۲ر اگست سے لے کر ۹ر اگست ۱۹۳۶ء تک ملاقات کریگی جن امیدواروں کے رول بھیجے گئے ہیں۔ لیکن جن کو ابھی تک ملاقات کے وقت اور تاریخ کے متعلق کمیشن مذکور سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ انہیں فوراً صاحب سکرٹری مشترکہ کمیشن پنجاب وصوبہ سرحد شمالی مغربی لاہور سے خط وکتابت کرنی چاہئیے (محکمہ اطلاعات پنجاب)

اعلان برائے توجہ سکرٹریان مال

اگرچہ بار بار اعلانات کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ کہ فراہم شدہ چندہ کو روکنے یا ذاتی استعمال میں لانے کا کسی کو حق حاصل نہیں ہے۔ تاہم بعض احباب سستی سے کام لیتے ہوئے چندہ کی رقوم کو بڑی دیر تک اپنے پاس رکھ چھوڑتے ہیں جس کے نتیجہ میں دفتر کو خواہ مخواہ یاددہانیاں کرانی پڑتی ہیں۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا پریذیڈنٹ اور سکرٹریان مال کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ فراہم شدہ چندہ لازمی طور پر ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچا دینا چاہیئے۔

جملہ رقوم معہ تفصیل محاسب صاحب کے نام پر ارسال کرنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال)

سندھ میں حصول اراضی کا

ایک نادر موقعہ

میں اپنے رقبہ نصرت آباد میں ایک واٹر کورس جو کہ نہایت اعلےٰ رقبہ پر بھی مشتمل ہے۔ نصف بیع اور نصف ٹھیکہ پر دینا چاہتا ہوں۔ کل رقبہ قریباً ۲۷۵ سوا ایکڑ ہے۔ نصف رقبہ سندھ کی بہترین اراضیات میں شمار ہوتا ہے۔ ریلوے سٹیشن سے آدھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ پانی نہایت عمدہ ہے۔ انجمن کے رقبوں سے ملحق ہے۔ نصف رقبہ خرید شدہ ہے جس کی ۲۰ سال کی اقساط ہیں ۳ سال کی قسطیں ادا شدہ ہیں۔ خریدار کو ادا شدہ رقم کا اسوقت قریباً ۱۲ ہزار روپیہ ادا کرنا پڑے گا۔ باقی ماندہ رقبہ پانچ سال کے ٹھیکہ پر ہوگا۔ ٹھیکہ فی ایکڑ ۵ روپیہ ہے۔ زمیندار احباب کیلئے نادر موقعہ ہے محنتی ہوشیار زمیندار اس کی آمد سے قسطیں ادا کر کے مالک بن سکتا ہے۔ رقبہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ معلوم ہونا چاہئے کہ آجکل سندھ میں سرکاری اراضیات سہل الحصول نہیں ہیں۔ اور یہ سرکاری رقبہ ہے۔

خاکسار:۔ خان عبداللہ خان آف مالیر کوٹلہ۔ قادیان

پتہ مطلوب ہے

عبدالرحمٰن صاحب پسر ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب احمدی دہلوی ممتحن چشم۔ عرصہ قریباً آٹھ ماہ سے عدم پتہ ہیں۔ ان کے والدین خصوصاً ان کی چھوٹی بہن بہت تشویش اور فکر میں ہیں۔ اگر ان کی نظر سے یہ سطور گزریں۔ یا کسی اور صاحب کو پتہ ہو۔ تو مطلع فرمادیں۔ مشکور ہوں گا۔

حافظ شفیق احمد احمدی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اکسیر فتق

پانی اترآیا ہو یا آنت اتری ہو یا فتق کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے بیضے حد اعتدال پر آکر صحت ہو جاتی ہے اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں۔ فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترآنے کو بھی روک دیتی ہے۔ قیمت تین روپے (۳ روپے)

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپکو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوا دیجئے کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

(دوائی اٹھرا)

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست سوکھا پیش۔ درد پسلی۔ یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لیگئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اینڈ سنز مودا خانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۲۶ جولائی - بنوں پر قبائلی لشکر کے حملہ کے متعلق ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ حملہ آور وزیری اور ضلع بنوں کے باشندے تھے۔ ان کے قبضہ سے برچھیاں اور کلہاڑیاں برآمد ہوئیں بندوقیں نہیں تھیں۔ حملہ آوروں نے بہت سی دکانوں کو نذر آتش کر دیا۔ جس سے ۳۰-۴۰ لاکھ کا نقصان ہوا۔ شہر میں کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔ کوئی شخص رات کے ۹ بجے سے صبح کے ۴ بجے تک باہر نکل نہیں سکتا۔ حکومت سرحد نے فیصلہ کیا ہے کہ مہابیر دل اور سیوا سمتی والنٹیرز میں بندوقیں تقسیم کی جائیں۔ فوج نے شہر کے گرد مورچہ بندی کر دی ہے۔ ہندوؤں اور سکھوں نے ہڑتال کر رکھی ہے اور حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ ان کے نقصانات کا معاوضہ دلایا جائے۔ یا بلا سود قرض دیا جائے۔ جس کی وصولی بہ اقساط ہو

شملہ ۲۶ جولائی - امرتسر میں سکھ کسانوں نے جو شورش بپا کر رکھی ہے۔ اس کے متعلق حکومت نے ایک مفصل بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ گوردواروں کے انتخابات چونکہ قریب آ رہے ہیں۔ اس لئے مختلف امیدوار اپنی کامیابی کے لئے دیہاتیوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اگر کسانوں کو واقعی کوئی شکایت ہے تو انہیں چاہئے کہ آئینی طور پر افسروں کے پاس جائیں یا اسمبلی کے ان ممبروں سے ملیں جو ان کے ووٹوں سے منتخب ہوتے ہیں اور ایسی خلاف آئین تحریکوں میں حصہ لے کر اپنا نقصان نہ کریں۔

شملہ ۲۶ جون - شمالی وزیرستان میں قبائلی گروہوں کی مخالفانہ سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ کل رات انہوں نے میر علی اور ردمیل کے کیمپوں پر گولیاں برسائیں۔ جنوبی وزیرستان میں امن و امان ہے۔

کٹک ۲۶ جولائی - حکومت اڑیسہ نے ساہوکاروں کی رجسٹری سے متعلق ایک مسودہ قانون شائع کیا ہے جو اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش ہوگا اس بل کا مقصد یہ ہے کہ تمام ساہوکار نام رجسٹری کرائیں۔ حساب کتاب باقاعدہ رکھیں۔ اور قرضوں پر معقول شرح سے سود لیا کریں۔

واردھا گنج ۲۶ جولائی - کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ڈاکٹر کھارے کے متعلق فیصلہ کیا ہے کہ وہ کانگرس ادارہ کے کسی ذمہ دار عہدہ کو سنبھالنے کے اہل نہیں ہیں۔ اس لئے اسمبلی پارٹی کے لیڈر کے انتخاب میں وہ حصہ نہیں لینگے مسٹر روی شنکر شکلا ان کی جگہ لیڈر ہونگے۔

شنگھائی ۲۶ جولائی - جاپانیوں نے کیوچانگ کو فتح کر لیا ہے۔ یہاں سے ہنکاؤ اب صرف ۱۳۵ میل ہے چینیوں نے اس شہر کی حفاظت کے لئے تین دن تک سخت مقابلہ کیا۔ اور اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے۔ جب تک ان کا توپ خانہ تباہ نہیں ہو گیا۔

الہ آباد ۲۶ جولائی - یوپی اسمبلی میں ایک ممبر نے یہ سوال دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ کیا یہ صحیح ہے کہ اسمبلی کے بعض ارکان کی نگرانی مرکزی حکومت کی طرف سے کرائی جا رہی ہے۔ اور سی آئی ڈی پولیس ان کے متعلق رپورٹیں مرتب کرتی ہے۔

کیمبل پور ۲۵ جولائی - صوبہ سرحد کا دورہ ختم کرنے کے بعد مولانا شوکت علی صاحب واپس بمبئی روانہ ہو گئے ہیں رخصت ہوتے وقت آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ صوبہ سرحد کے مسلم عوام اب کانگرس سے بیزار ہو کر مسلم لیگ کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ مسلم لیگ کا ایک خاص اجلاس ماہ اکتوبر میں بمقام پشاور منعقد ہوگا۔

ٹوکیو ۲۶ جولائی - گذشتہ ہفتہ مانچوکو کی سرحد پر ۳۰۰ روسی افسرائے اور ایک گاؤں کو نذر آتش کر دیا نیز ایک بارود خانہ کو آگ لگادی۔ لیکن فرنٹیئر گارڈ نے ان کو مار بھگایا۔

پٹنہ ۲۶ جولائی - بہار کے دو آنریری مجسٹریٹوں کے عہدہ کی مدت گذشتہ دسمبر میں ختم ہو گئی تھی۔ لیکن وہ مئی تک بدستور مقدمات کی سماعت کرتے رہے یہ حقیقت کھلنے پر تمام ان قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ہے۔ جن کو انہوں نے سزا دی تھی

لاہور ۲۶ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کی ممبری سے اکثر غیر زراعت پیشہ ہندو مستعفی ہونے والے ہیں۔ کیونکہ زمینداروں اور بلوں کے متعلق کانگرس نے جو رویہ اختیار کیا۔ اس سے وہ مطمئن نہیں ہیں۔ اور شاکی ہیں کہ کانگرس نے ان کے مفاد کی حفاظت نہیں کی

لنڈن ۲۶ جولائی - آج دارالعوام میں اعلان کیا گیا کہ حکومت برطانیہ نے حکومت جاپان کو مطلع کر دیا ہے کہ اگر مشرق بعید میں برطانوی مفاد کا لحاظ نہ رکھا گیا۔ تو حکومت برطانیہ ۱۹۱۱ء کے معاہدہ کو ختم کر دے گی۔ جس کے رو سے جاپان کو برطانوی نوآبادیوں میں تجارتی مراعات حاصل ہیں۔ گویا وہ مراعات ختم ہو جائیں گی۔

لکھنؤ ۲۶ جولائی - یوپی کی وزارت نے ایک زرعی سکیم مرتب کی ہے۔ جس کے مطابق ۲½ لاکھ من بیج کسانوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں قریباً ۲½ ہزار نوجوانوں کو کام مل سکے گا خصوصاً زراعتی گریجوایٹ سب ملازم ہو جائیں گے۔

واردھا گنج ۲۶ جولائی - سی پی کے سابق وزیر مسٹر شریف نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ پر نظرثانی کی جو درخواست دی ہوئی ہے وہ آج پیش ہوئی۔ لیکن اس پر غور آئندہ اجلاس پر ملتوی کر دیا گیا۔

لنڈن ۲۶ جولائی - انگلستان اور ہندوستان کے مابین تجارتی گفتگو میں وزیر اعظم کو بھی مداخلت کرنا پڑیگی ہندوستان کے غیر سرکاری مشیروں کی تجاویز کا جواب برطانوی مشیروں نے تاحال نہیں دیا۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب آئندہ شنبہ کو ہندوستان روانہ ہو جائیں گے۔ اور امید ہے۔ اس وقت تک جواب مل جائے گا۔

واردھا گنج ۲۵ جولائی - آج کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کی۔ جس کا مفاد یہ ہے کہ ہم نے اندھرا۔ کرناٹک اور کیرالہ کی مختلف مجالس کے وفود کے بیانات سنے ہیں ان کا مطالبہ ہے کہ ہندوستان کے صوبوں کی تقسیم لسانی لحاظ سے ہونی چاہئے مدراس اسمبلی نے اس اصول کی تائید اور بمبئی اسمبلی نے کرناٹک کی علیحدگی کے متعلق جو قراردادیں پاس کی ہیں ورکنگ کمیٹی کو ان سے اتفاق ہے ان علاقوں کے لوگوں کو چاہیئے کہ اس سلسلہ میں مزید ایجی ٹیشن نہ کریں۔

لنڈن ۲۵ جولائی - حکومت برطانیہ کا خیال ہے کہ جہاں تک ہندوستان میں فیڈریشن کے نفاذ کا سوال ہے لارڈ لنلتھگو بری طرح ناکام رہے ہیں والیان ریاست کو فیڈریشن میں شامل ہونے کے لئے وہ ابھی تک آمادہ نہیں کر سکے۔ اس لئے ممکن ہے وہ اب ہندوستان نہ آئیں۔ اور ان کی جگہ لارڈ لوتھین۔ لارڈ سیموئیل اور لارڈ ٹویڈزمیئر میں سے کوئی وائسرائے بنا دیا جائے۔

علیگڑھ ۲۵ جولائی - مسلم یونیورسٹی میں ایک ملٹری کالج کھولنے کی تجویز ہے اور اس تجویز کو بروئے کار لانے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ نیز فیصلہ کیا گیا ہے کہ جرنلزم کی تعلیم کے لئے کلاسیں کھول دی جائیں پرو وائس چانسلر کی براہ راست نگرانی میں مسٹر رحم علی الہاشمی یہ تعلیم دیں گے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی